الفقه المعاصر

مسیحیت کے بین الاقوامی عزائم

ڈاکٹر محمود احمد غازی

مسیحیت کے بین الاقوامی عزائم ایک ایسا وسیع اور طویل موضوع ہے جس پر کسی ایک لیکچر کی نہیں بل کہ لیکچروں کے ایک طویل سلسلے کی ضرورت ہے، جب جا کر یہ مضمون کما حقہ پورا ہو سکتا ہے، اور اس کے مختلف گوشوں کی نشان دہی کی جا سکتی ہے۔ لیکن بہت اختصار کے ساتھ دنیائے اسلام کے مختلف ممالک کی صرف مثالیں دیتے ہوئے میں یہ عرض کرنے کی کوشش کروں گا کہ عیسائی مشنریز جو دنیا بھر میں کام کر رہی ہیں ان کے سامنے کیا عزائم ہیں، جن جن چیزوں کے وہ دعوے دار ہیں کیا وہ دعوے درست ہیں؟ اور کیا وہی ان کے مقاصد ہیں یا ان کے علاوہ ان کے اور مقاصد بھی معلوم ہوتے ہیں۔

ظاہر بات ہے کہ دنیائے اسلام میں عیسائی مشنریز کی سرگرمیاں نئی نہیں ہیں، پچھلے کئی سو سال سے دنیائے اسلام میں ان کی سرگرمیاں جاری ہیں، جب دنیائے اسلام میں استعمار کی کوشش شروع ہوئی یعنی Colonilation کا سلسلہ شروع ہوا تو اس سے پہلے دنیائے اسلام میں مسیحی سرگرمیاں شروع ہو چکی تھیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ جہانگیر کے زمانے میں ہندوستان میں بڑی تعداد میں مشنریز آ چکی تھیں۔ اکبر کے دربار میں عیسائی مشنریز آئے تھے، اور کسی وجہ سے اکبر اور جہانگیر جیسے حکم رانوں نے اجازت دے دی کہ وہ ہندوستان میں اپنی سرگرمیاں منظم کریں۔ اس زمانے میں تاجر مسیحی مشنری یہ دونوں اس طرح مل جل کر کام کر رہے تھے کہ دونوں ایک دوسرے کے مقاصد کو بڑھا رہے تھے، تاجر جب اپنی پیش رفت کرتے تھے تو عیسائی مشنریز کے کام میں مدد ملتی تھی۔ عیسائی مشنریز اپنے کام کو جتنا منظم کرتے تھے اس سے تاجروں کے کام میں مدد ملتی تھی۔ اور اس طرح ہوتے ہوتے تقریباً دو سو ڈھائی سو سال کا زمانہ ایسا گزرا کہ تجارت اور مشنری سرگرمیاں دونوں ایک ساتھ چلیں اور جہاں جہاں انگریزوں کی تجارت منظم ہوتی گئی وہاں عیسائی مشنریز بھی بہت زیادہ فعال اور مضبوط ہو گئیں۔

چناں چہ اگر آپ نے اس دور میں عیسائی مشنریز کی یا عیسائی سرگرمیوں کی تجارتی سرگرمیوں کی تاریخ دیکھی ہو تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ انہوں نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ ساحلی علاقوں میں پھیلایا۔ساحلی علاقوں میں ان کے پاس بڑی مضبوط بحری طاقت تھی،پوری دنیا پر ان کا کنٹرول اسی بحری طاقت کے ذریعے تھا،اور اسی بحری طاقت کے بل پر ان کے لئے بڑا آسان تھا کہ وہ ایسے علاقوں میں آسانی سے جاسکیں جو ساحلی علاقوں میں ہیں،اور اگر انہیں وہاں کوئی خطرہ درپیش ہو تو اپنی بحری طاقت کے ذریعے وہاں سے فرار بھی ہوسکیں۔چناں چہ انہوں نے بمبئی میں،سورت میں،مدراس میں،کلکتے میں،کراچی میں،سنگاپور میں،ملایا میں،گھانا میں اپنی سرگرمیاں منظم کیں۔آپ پوری دنیائے اسلام کا نقشہ لیں تو سب سے زیادہ مسیحی سرگرمیوں کی تنظیم آپ کو ساحلی علاقوں میں ملے گی۔اوران ساحلی علاقوں میں ملے گی جو بڑے تجارتی مراکز تھے،یا بعد میں بڑے تجارتی مراکز بن گئے۔مسلمان حکم رانوں نے اپنی سادہ لوحی،ناعاقبت اندیشی،بے وقوفی،مفادات یا کسی اور سبب سے،ہم نہیں کہہ سکتے،اللہ کو معلوم ہے کیا اسباب تھے لیکن مختلف اسباب کی بنا پر اسی طرح عیسائی مشنری سرگرمیوں سے غفلت برتی،جیسے آج بہت سی چیزوں سے وقتی مفاد کی خاطر ہمارے ہاں غفلت برتی جارہی ہے۔فوری،چند ٹکے کے مفاد کی خاطر وہ مراعات عیسائی مشنریوں کو دی گئیں جس کے نتائج آج ہم سب بھگت رہے ہیں۔ایک زمانہ تھا کہ کسی بادشاہ کی کوئی عزیز خاتون بیمار ہوگئیں،جہانگیر کے سرکاری حکیموں نے علاج کیا اور وہ ٹھیک نہیں ہوا،تو ایک انگریز ڈاکٹر نے ان کا علاج کیا،اور اس کو صحت ہوگئی۔صحت اللہ کے ہاتھ میں ہے،اس میں عقیدے کی کمزوری کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا،لیکن جہانگیر نے خوش ہوکر اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں تجارت کریں،اور انہیں پوری طرح اس بات کی اجازت دے دی کہ جہاں جہاں جی چاہے جائیں۔

چناں چہ ہندوستان کے اندرونی مراکز میں لکھنو میں،دہلی میں،آگرہ میں،ان کو تجارتی کوٹھیاں بنانے کی اجازت دے دی گئی۔انہوں نے تجارتی مراکز بنائے اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے جہانگیر کے زمانے میں بڑی بڑی حویلیاں،کوٹھیاں اور مراکز بنالئے۔بادشاہ کی طرف سے اجازت ہو،اور مسلمان کم زور ہوں،مالی مفادات کی اسی طرح لالچ رکھتے ہوں جس طرح آج ہمارے حالات ہیں تو کچھ بھی ہوسکتا ہے،اور انگریزوں کے پاس مال و دولت کی نہ اس وقت کمی تھی نہ آج ہے۔عیسائی مشنریز نے ان چیزوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پورے ہندوستان میں اپنا جال پھیلادیا۔اورنگ

☆وزع الاعمال ولا تجمعها فی وقت واحد بل اجعلها فی فترات وبینها اوقات للراحة لیکون عطاؤك جیدا.☆

زیب عالم گیرکواس کااحساس ہواکہ یہ سلسلہ بڑاغلط ہے،اس نے ان کی تجارتی کوٹھیاں چھین لیں،آپ نے فرنگی محل کانام سناہوگا،فرنگی محل لکھنومیں ایک بہت بڑی حویلی تھی، جوانگریزوں کو جہانگیر نے دی تھی،اوراسی لئے فرنگی محل کہلاتی تھی،اورنگ زیب نے وہ حویلی ان سے چھین لی اوروہ بعض علماکودے دی کہ آپ دینی مدرسہ قائم کرلیں،چناں چہ فرنگی محل کے نام سے علماکاجوطویل سلسلہ ہے یہ اسی تجارتی کوٹھی میں قائم ہواتھا،جوجہانگیر نے انگریزوں کودی تھی اوراورنگ زیب نے ان سے چھین کرلکھنو کے علمائے کرام کودے دی تھی۔اس میں سواسوسال تک ایک بڑادارالعلوم قائم رہا،مولاناعبدالحلیم فرنگی محلی،عبدالحیٔ فرنگی محلی سمیت علماکاطویل سلسلہ اس سے پیداہوا۔اس چھوٹے سے تمہیدی مقدمے سے یاابتدائی گزارش سے یہ اندازہ ہوگاکہ ہمارے اس برصغیرمیں خاص طورپرعیسائی مشنریز کی آمدکوئی نئی بات نہیں ہے،بل کہ پچھلے تین ساڑھے تین سوسال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔اورمختلف حکم رانوں نے مختلف اوقات میں بہت تھوڑے مفادکی خاطریاسادہ لوحی کے سبب عیسائی مشنریزکوجومراعات دیں ان کے نتیجے میں یہ چیزپھیلتی چلی گئی۔

جیسے جیسے انگریزکے قدم ہندوستان میں پھیلتے گئے عیسائی مشنری سرگرمیاں مرتب اورمنظم ہوتی گئیں۔صرف ہندوستان میں نہیں بل کہ دنیائے اسلام کے ہرگوشے میں ایسا ہی ہوا،یہاں تک کہ افریقہ میں ایک لطیفہ مشہور ہے اورافریقی باشندے اس کوبہت کثرت سے بیان کرتے ہیں کہ جب انگریزیہاں آیاتوزمین ہمارے ہاتھ میں تھی اورکتاب اس کے ہاتھ میں تھی،یعنی بائبل،اورانگریزجب یہاں سے گیاتوکتاب ہمارے ہاتھ میں تھی اورزمین انگریزکے ہاتھ میں تھی،گویاانہوں نے ہمیں عیسائی بنادیااورہماری زمینوں پراورجائیدادوں اورمال ودولت پرقبضہ کرلیا۔یہ پورے افریقہ میں ہوا،افریقہ کے بیشترحصوں پرکئی سوسال انگریز قابض رہے،اوربعض علاقے تو ایسے تھے کہ انہوں نے اس کوتقریباً گوروں کاملک تصورکرکے کالوں کوانہوں نے وہاں سے نکال دینے کی کوشش کی،یاکالوں کوانہوں نے اس طرح سے مٹادیناچاہاکہ وہ کبھی بھی ان کے مقابلے میں کھڑے نہ ہوسکیں،چناں چہ ساؤتھ افریقہ،زمبابوے وغیرہ یہ سب علاقے وہ تھے جن پرانگریزوں،گوروں کی لاکھوں کی آبادیاں ہیں اوران کے ذہن میں یہ تھاکہ ہم یہاں مستقل حکم راں رہیں گے،چناں چہ چارسوسال وہ ساؤتھ افریقہ پرحکم راں رہے،ساڑھے تین سوپونے چارسوسال روڈیشیاں میں حکم راں رہے جس کانام اب بدل کرزمبابوے کردیاگیاہے۔لیکن اس کانتیجہ یہ ضرورنکلاکہ اس پورے

علاقے میں اکثریت کوانہوں نے عیسائی بنالیا۔جہاں جہاں عیسائی حکم راں ہوئے وہاں افریقی اکثریت عیسائی ہوگئی،اس لئے کہ ان کا کوئی مذہب نہیں تھا،ان کے سابقہ مذاہب میں کوئی جان نہیں تھی،کوئی تہذیب نہیں تھی ،تمدن نہیں تھا،تعلیم نہیں تھی،اس لئے بہت جلد ہی عیسائی مشنریز نے ان کواپنے دام میں لے لیااوروہ عیسائی ہو گئے۔

لیکن مسلم ممالک میں انہیں کام یابی نہیں ہوئی اورکہیں بھی انڈونیشیا سے لے کرمراکش تک کوئی بھی مسلم ملک ایسانہیں تھا،جہاں انہیں ایک فی صد یاایک فی ہزار بھی کام یابی ہوئی ہو،بل کہ ایک فی دس ہزار کے تناسب سے بھی انہیں کام یابی نہیں ملی۔ان پورے تین سوسال میں ایسانہیں ہواکہ مسلمانوں میں سے انہوں نے کسی کوعیسائی بنایاہو۔اس بارے میں جتنے دعوے ہیں وہ سب کے سب یاتو مبالغے پرمبنی ہیں یاجھوٹ پرمبنی ہیں یامسلمانوں کے خوف کی پیداوار ہیں کہ جی سندھ میں انہوں نے دس لاکھ مسلمانوں کوعیسائی کرلیا۔وہ نہ تودس ہزارکوعیسائی کرسکے،نہ دس کو،سب غلط ہے انہوں نے کسی کوعیسائی نہیں بنایا۔اکادکاواقعات کہیں ہوئے ہوں گے لیکن اکثروبیشترنہیں ہوئے ،نہ ان کے ذہن میں مسلمانوں کوعیسائی بنانا ہے،یہ ان کے ذہن میں صاف ہے کہ مسلمانوں کوبڑی تعداد میں عیسائی نہیں بناسکتے۔کم ازکم اب تک مسلمانوں کی تعلیم اوردینی حمیت کی وجہ سے صورت حال یہی ہے ،آئندہ کیاہوگا،ہم نہیں کہہ سکتے۔

لیکن عیسائیوں کے ذہن میں کیاہے،وہ ایساکس مقصد کے تحت کرتے ہیں،وہ کیوں ہندوستان میں تین سوسال سواتین سوسال سے اپنے وسائل اوردولت کوضائع کررہے ہیں۔پوری پوری عمریں انہوں نے لگادی ہیں،اورجتنے انہاک سے اورجتنے خلوص سے کام کررہے ہیں اس کااعتراف نہ کرنازیادتی ہوگی۔مسلمانوں میں شاید پاکستان میں ایک بھی ایساآدمی نہ ملے،شاید بھی میں احتیاطا کہہ رہاہوں ورنہ بہ ظاہریقینی طور پرایساہی ہے کہ ایک بھی ایساآدمی نہ ملے جولاہور،کراچی،فیصل آباد،ملتان،پشاورکسی بڑے شہرکوچھوڑکےاورسندھ کے ریگستان میں جاکرکسی جھونپڑی میں بیٹھ جائے اور۵۰سال زندگی کے وہاں اسلام کی تبلیغ میں گزاردے،اورروکھی سوکھی کھائے اورمزدوری کرے،بکریاں پال کراپناپیٹ پالے۔کم ازکم میرے علم میں ایسی کوئی مثال پاکستان میں،مصرمیں،انڈونیشیامیں سعودیہ میں کوئی نہیں ہے کہ تبلیغ اسلام کے لئے کسی اعلی تعلیم یافتہ آدمی نے جوایم اے پاس ہو،بی اے ہو،بڑامشہورہو،معروف آدمی ہو،کسی بڑے شہرمیں اس کی پکی

ملازمت لگی ہوئی ہو مگر اس نے ملازمت کو چھوڑ کے تھر پارکر میں رہائش اختیار کرلی ہو، یا وہ چولستان کے صحرا میں چلا گیا ہو، یا قلات کے قریب کسی گاؤں میں چلا گیا ہو اور وہاں جا کر اس طرح دعوت اور تبلیغ سے وابستہ ہو گیا ہو کہ اس نے باقی سب کچھ چھوڑ دیا ہو۔ایسا کوئی نہیں ملے گا،لیکن پاکستان میں درجنوں نہیں سیکڑوں ایسے عیسائی مشنریز ملیں گے جو نہ صرف پاکستان میں اور دنیا کے ہر گوشے میں ہزاروں کی تعداد میں لاکھوں کی تعداد میں ہے کہ جنہوں نے زندگیاں قربان کردیں۔اپنے پچاس پچاس سال، چالیس چالیس سال ایک دیہات میں بیٹھے گزار دیئے۔

چند برس پہلے ہمیں سندھ جانے کا موقع ملا۔تھر پارکر کے ایک علاقے میں کینیڈا کے ایک پادری کے بارے میں علم ہوا کہ اس نے ۴۵ سال، یا ۴۸ سال ایک دیہات میں گزار دیئے اور دیہات کے ہندوؤں کو اس نے عیسائی بنایا،عیسائیوں کے گاؤں اس نے آباد کئے ،ایک گرجا بنایا اور وہیں سڑک کے کنارے وصیت کی کہ مجھے یہاں دفن کردیا جائے اور قبر پر بائبل کا کوئی جملہ لکھنے کی وصیت کی تا کہ ہر گزرنے والا اس کو دیکھے۔اب اس کا بیٹا یا اس کی اولاد اسی طرح سے گاؤں میں آباد ہے۔جب کہ ہم میں سے کوئی آدمی ایک دن بھی وہاں گزارنے کے لئے آمادہ نہیں ہوا کہ صرف دینی دعوت کے نقطہ نظر سے وہاں وقت گزار سکے اور اسلام کی دعوت ان تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دے سکے۔

میں اپنے آپ کو بھی کہتا ہوں، میں کسی کی شکایت نہیں کررہا، ہم سب کو اعتراف کرنا چاہئے کہ دین کا علم رکھنے والوں نے یا دعوت دین کے مقصد سے دل چسپی رکھنے والوں نے اتنی قربانی دینے کے بارے میں کبھی نہیں سوچا،ایسا کیوں ہے؟اس کے پیچھے کیا محرک ہے۔یقیناً اس کا محرک گہرا مذہبی جذبہ ہے لیکن اس کے باوجود کے پچھلے ساڑھے تین سو سال میں مسلمانوں سے عیسائی ہوجانے والوں کی تعداد بڑی تھوڑی ہے۔

یہ کیوں اتنے تسلسل کے ساتھ اور ارتکاز کے ساتھ کام کررہے ہیں،اس پر غور کریں،ان کی تحریریں دیکھیں جو وقتاً فوقتاً چھپتی رہی ہیں تو اس کے دو بڑے اسباب معلوم ہوتے ہیں۔اس کا ایک بڑا سبب تو یہ ہے کہ دنیائے اسلام میں بسنے والے ان غیر مسلم کو جو معاشی اور معاشرتی اعتبار سے زیادہ مقام اونچا نہیں رکھتے عیسائی بنایا جائے اور عیسائی بنانے کے لئے ان کو یہ تاثر دیا جائے کہ ان کا معاشرتی مقام عیسائی بن کر بلند ہوجائے گا،کم از کم وہ گوروں کے ساتھ،عیسائیوں کے ساتھ برابر کی سطح پر سمجھے جانے لگیں گے۔اس طرح سے ان کو عیسائیت کے دائرے میں داخل کیا جائے۔یہ چیز بڑی

☆انظر الی من ھو دونك في الجسم والصورة والمال والبيت والوظيفة والذرية لتعلم انك فوق الوف الناس.☆

کامیابی کے ساتھ ہندوستان میں، پاکستان میں، بنگلہ دیش میں عیسائیوں نے کی ہے۔
یہاں آپ کو معلوم ہے کہ ہندوؤں میں طبقاتی نظام تھا اور چار بڑے طبقات تھے جن کے سارے حقوق تھے، ان چار طبقات سے نیچے بغیر طبقے کے جو لوگ تھے جنہیں اچھوت کہتے ہیں جن کا کوئی طبقہ نہیں تھا، افسوس یہ ہے کہ مسلمانوں نے ایک ہزار سالہ دور حکومت میں بھی اس طبقے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور اس طبقے میں قبول اسلام کے لئے کوئی کام نہیں کیا، اور اگر کیا تو وہ قابل ذکر نہیں تھا، اس لئے نتیجہ خیز نہیں ہوا اور وہ طبقہ اسی طرح ایک ہزار سال تک پستا رہا۔ مسلمانوں نے بھی اسے پیسنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مسلمانوں نے ہندوؤں میں دیکھا کہ ان کے ہاں چار گروہ تھے، ایک برہمنوں کا تھا ایک کھتریوں کا تھا، ایک ویشوں کا تھا ایک شودروں کا تھا، یہ چار طبقات انہوں نے دیکھے تو مسلمانوں نے بھی اپنے کچھ اور طبقات بنا دیئے۔ یہ سادات کا طبقہ ہے، اور یہ شیخوں کا طبقہ ہے، یہ فلاں کا ہے یہ فلاں کا ہے۔ اور اسی طرح سے انہوں نے اپنے آپ کو ہندوؤں کے متعلقہ طبقے سے identify کر لیا، یہ مغل ہے، یہ پٹھان ہے، چار بڑے گروہ برصغیر میں مسلمانوں کے بنا کر انہوں نے اور ہندوؤں کے اعلی طبقوں نے مل کر شودروں کو اسی طرح محکوم رکھا، اسی طرح سے پیسا جس طرح ہندو چلے آرہے تھے، اس لئے اس طبقے میں اسلام کے لئے مسلمانوں کے لئے کوئی ہم دردی کا جذبہ نہیں پایا جاتا تھا، لیکن جب عیسائی مشنریز آئے انہوں نے سب سے زیادہ اس طبقے پر کام کیا۔
آپ دیکھیئے پاکستان میں آج جتنا بھی خاک روبوں کا طبقہ کہلاتا ہے یہ سارا کا سارا وہی ہے جو اچھوت ہے اور جسے ہندوؤں نے دبا کر رکھا تھا، مسلمانوں نے بھی اپنے حکم رانی کے دور میں ان کی حالت پر توجہ نہیں دی تھی اور عیسائیوں نے ان سب کو عیسائیت میں داخل کر لیا۔ یہی چیز پاکستان میں بھی نظر آئے گی، بنگلہ دیش میں نظر آئے گی، سوڈان میں نظر آئے گی۔ یہی چیز دنیائے اسلام کے بیشتر علاقوں میں نظر آئے گی کہ غیر مسلموں کا وہ طبقہ جو معاشرتی اعتبار سے کم زور تھا اس کو انگریزوں نے سرپرستی فراہم کی اور اس سرپرستی کے نتیجے میں ایک قابل ذکر تعداد عیسائیوں کی پیدا ہوگئی۔ یہ کام بڑی آسانی کے ساتھ خاموشی کے ساتھ کئی سو سال میں ہوا ہے، آج عیسائیت کی آبادی پاکستان میں کیا ہے، ہمیں نہیں معلوم لیکن جتنی بھی تعداد ہو تین چار فی صد سے زیادہ نہیں ہے، لیکن یہ تین چار فی صد اگر چہ تعداد میں تھوڑے ہیں لیکن بہ تدریج ان کا جو اجتماعی اور سیاسی رول ہے وہ تیزی کے ساتھ بڑھایا جا رہا ہے، صرف پاکستان میں نہیں بل کہ پاکستان، سوڈان، لبنان، عراق، سینٹرل ایشیا، بنگلہ دیش

☆تیقن ان کل من تعاملهم من اخ وابن وزوجة وقريب وصديق لا يخلو من عيب فوطن نفسك على تقبل الجميع .☆

،انڈونیشیا،ان علاقوں میں عیسائی اقلیت کو بڑی تیزی کے ساتھ ترقی دی جارہی ہے،اور بڑی تعداد میں اس پر وسائل صرف کیے جارہے ہیں۔

آج سے اگر ۲۵ سال پہلے کے حالات اگر آپ کو یاد ہوں،اور آپ اپنی یادداشت ذہن میں تازہ کریں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ ۲۰،۲۵ سال پہلے عام سا عیسائی اتنا زیادہ پرجوش اور اتنا زیادہ سرگرم یا جیسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ Offensine نہیں تھا،اس کے مزاج میں جارحیت نہیں تھی،جو آج معلوم ہوتی ہے،یہ کیوں تھا؟برصغیر کے مسلمانوں کی جانب سے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ ہوتا رہا،اسی جداگانہ انتخاب کی بنیاد پر پاکستان وجود میں آیا۔پھر پاکستان بننے کے بعد جب یہ سوال پیدا ہوا کہ جداگانہ انتخاب کے نظام کو باقی رکھا جائے یا مخلوط جاری کردیا جائے تو بنگلہ دیش کے ہندوؤں کا مطالبہ تھا کہ مخلوط کردیا جائے ،باقی سب کا مطالبہ تھا کہ جداگانہ ہونا چاہئے ،حتی کہ عیسائیوں کا مطالبہ بھی یہی رہا اور یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے،اسمبلی کی دستاویزات میں موجود ہے،ان کی اپنی تحریروں میں موجود ہے اور اس موضوع پر عیسائی دانش وروں کی کتابیں موجود ہیں کہ جداگانہ انتخاب ہونا چاہئے ،اس معاملے میں ان کا رویہ بڑا نرمی کا،بڑا ٹھنڈا رویہ تھا۔

اب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں جارحیت پیدا ہورہی ہے،یہ کیوں پیدا ہورہی ہے،اس طرح کے مطالبے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا نام ہم نہیں لکھیں گے اور اس پر دھمکی کہ ہم پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے،یہ سب کسی بڑی طاقت کے ایما کے بغیر نہیں ہوسکتا۔یعنی آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کسی گاؤں کا چار خاندانوں پر مشتمل خاک روبوں کا چھوٹا گروہ جو مسلمانوں کے کسی گاؤں میں رہتا ہو،ہزار سال سے وہاں محکوموں کی زندگی گزار رہا ہو،اگرچہ میں کبھی بھی یہ نہیں کہتا کہ ان کے ساتھ ہمارا جو رویہ تھا صحیح تھا،لیکن جو حقیقت تھی آپ کے سامنے ہے کہ کبھی بھی کسی خاک روب کو چارپائی یا کرسی پر بیٹھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی ،گاؤں کے آدمیوں کے مقابلے میں ہمیشہ زمین پر بیٹھتے تھے،آج اچانک وہ کھڑا ہوکر گاؤں کے چودھری کو چیلنج کرے،اور کہے کہ میں تمہاری حویلی کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا اور پوری دنیا اس اعلان پر ہل جائے۔یہ آخر اچانک تو نہیں ہوتا،ایسا کسی کی سرپرستی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔اس کے پیچھے کیا ہے؟ایسا کیوں ہوا،اس پر ہم سب کو غور کرنا چاہئے۔

آج کل دنیا میں بہ ظاہر سیکولرازم کا بڑا چرچا ہے اور ہمارے نالائق نااہل اور جاہل حکم راں اور بااثر لوگوں کا طبقہ جنہیں حالات کا کچھ پتہ نہیں،جنہوں نے کبھی دنیا کے معاملات

☆الزم الموهبة التي اعطيتها والعلم الذي ترغب له والرزق الذي فتح لك والعمل الذي يناسبك.☆

کو آنکھیں کھول کرنہیں دیکھا،وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیامیں واقعی سیکولرازم کا بڑا چرچا ہے اورواقعتاً مغربی دنیا سیکولرازم کی علم بردار ہے،اورمذہبی معاملات میں وہ غیر جانب دار ہے۔انہوں نے ہمارے بااثر طبقے کو سیکولرازم کا ترجمہ بتایا ہے،مذہبی غیر جانب داری،حال آں کہ اس کا یہ مفہوم کبھی ہوگا،لیکن اگر آج یہ مفہوم مان لیا جائے تو مغرب ایک منٹ کے لئے بھی غیر جانب دارنہیں ہے،وہ انتہائی تعصب کے ساتھ عیسائیت کے معاملے میں جانب دار ہے،اورانتہائی متعصبانہ انداز سے اسلام سے دشمنی کے وہ تمام مظاہراورشرائط وعناصراس میں موجود ہیں جوایک انتہائی متعصب انسان میں ہوسکتے ہیں۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے سیاست دانوں کے بااثر طبقے نے اپنی سادہ لوحی سے یہ سمجھ لیا کہ ایک جدید انسان کو مذہبی غیر جانب دار ہونا چاہئے ،لہذا وہ غیر جانب دار ہے،اس کی نظر میں آپ اورآپ کا اسلام اورایک اپنے مذہب سے جاہل کی عیسائیت سب برابر ہے،وہ آپ کو ایک سطح پر رکھے گا،بل کہ وہ عیسائی کو زیادہ اہمیت دے گا،اس لئے کہ اس کے پیچھے انگریز ہے اورآپ کے ساتھ اس کا رویہ ایک غیر ہم دردانہ نہیں بل کہ ایک طرح کا معاندانہ ہوگا،اس کا اگر تجربہ کرنا چاہیں تو آپ کرکے دیکھ لیں کہ کسی عیسائی کے خلاف جاکر پولیس میں رپورٹ درج کروائیں کہ اس نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے،صرف آپ جاکر سادہ سی شکایت درج کروائیں،آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ یہاں کے بااثر طبقوں کا رویہ آپ کے بارے میں کیا ہے۔پوری حکومت آپ کی ،پولیس آپ کی،عدالت آپ کی،سارے کے سارے جتنے بھی ادارے ہیں وہ اس کا ساتھ دیں گے اورآپ کو مجرم سمجھیں گے ،آپ کو جان بچانا،عزت بچانا مشکل کردیں گے۔پاکستان کے جس گوشے میں جائیں تجربہ کرکے دیکھ لیں،یہاں کسی عیسائی کی مسلمان اگر نکسیر بھی چھوڑدیں کہ اس نے توہین رسالت کی ہے،اس جرم میں اگر کوئی عام مسلمان شہری جذبات میں آکر اسے پتھر ماردے،دھکادے دے اوراس کے نتیجے میں دیوار سے اس کی ناک لگ جائے ،اورنکسیر پھوٹ جائے تو اگلے دن پوری دنیا اس طرح ہلتی ہوئے نظر آئے گی کہ جیسے پتہ نہیں کیا ہوگیا۔لیکن عیسائی مسلمانوں کا قتل عام بھی کردیں،ابھی ۲۴ بچوں کو چینی گورنمنٹ نے مارڈالا،آپ نے اخبار میں پڑھا ہوگا،لیکن کسی کے کان پر جوں نہیں رینگی ،کسی اخبار میں،کسیمعر وف چینل پر بی بی سی اورسی این این پر کسی چھوٹی سے چھوٹی خبر بھی آپ نے نہیں دیکھی۔۲۴ بچے،۱۲،۱۳،۱۴ سال کے،اورانہیں کھڑے کرکے گولی سے ماردیا،لیکن کچھ نہیں ہوا۔اس کے برعکس اگر پاکستان کے کسی گاؤں میں دیہات میں سیالکوٹ میں گوجراں والہ میں کسی عیسائی کی

نکسیر پھوٹ جائے تو آپ دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے،اس کی مثال دینے کی ضرورت نہیں، یہ روز کے مشاہدات ہیں۔

قابل غور امر یہ ہے کہ یہ سب محض اتفاق نہیں ہے،دنیا میں کوئی چیز اتفاق سے نہیں ہوتی بل کہ ہر چیز کے پیچھے ایک سلسلہ اسباب ہوتا ہے اوراس کے بعداس کے نتائج ہوتے ہیں۔اللہ تعالی نے اس کائنات کواسباب ونتائج اورعلت ومعلول کے سلسلے سے منسلک کیاہے، ہرواقعے کے پیچھے اسباب ہوتے ہیں اور ہرواقعے کے نتائج ہوتے ہیں،کوئی واقعہ ہوااورآپ یہ سمجھیں کہ اس کے اسباب نہیں تھے،یہ بالکل غلط بات ہے ۔ہرواقعے کے پیچھے اسباب تھے اورنتائج ہوتے ہیں۔وہ نتائج کیا ہیں،مسلمانوں میں افسوس کہ ہم نے نہ کبھی دیکھا کہ اس کے واقعے کے پیچھے اسباب کیا تھے،کب سے اس واقعے کے اسباب تیار کئے جارہے تھے اوراس کے نتائج کیاہوں گے،ہم یہ کبھی نہیں سوچتے ۔زیادہ سے زیادہ ہمارے حکم رانوں کواس سے دل چسپی رہتی ہے کہ اگرکوئی ہنگامہ ہوگیااور ۵۰سوادھر کے آگئے اور ۵۰سوادھر کے آگئے،تو معاملے کوختم کردیا جائے ،اورکوئی گولی وغیرہ نہ چلے ،امن وسکون رہے۔لیکن اس کے پیچھے کیاہورہاہے،ان کے کیاعزائم ہیں کیاارادے ہیں،اس پرکوئی سوچنے کی زحمت گوارانہیں کرتا،نہ کسی کودل چسپی ہے،نہ کسی کے پاس وقت ہے نہ کسی میں اتنی صلاحیت ہے کہ ان مسائل پرغورکرے،ان کوسوچنے اورسمجھنے کی کوشش کرے۔

میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کولبنان سے دوں گا،لوگ تاریخ پڑھتے ہیں لیکن سبق نہیں لیتے۔قرآن مجید میں اللہ تعالی نے فرمایا:

ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار (۱)

تاریخ عبرت کے لئے ہے۔

اورتاریخ کوہرجگہ عبرت کہا گیاہے

لقدکان فی قصصھم عبرۃ لاولی االباب (۲)

ان واقعات میں عبرت ہے عقل والوں کے لئے۔

تواگرتاریخ میں عبرت ہے،جیسا کہ یقیناً ہے توپھرتاریخی واقعات کوآپ دیکھ لیں۔لبنان ایک چھوٹا سا ملک ہے اوراتنا چھوٹا کہ اگرچھوٹا نقشہ ہوتوروئے زمین پرنظربھی نہ آئے لیکن دنیاکے خوب صورت ترین مقامات میں سے ایک ہے،اورروایتی طورپرشام کاایک حصہ تھا،وہ کبھی بھی الگ الگ

نہیں تھا،شام میں ایک پہاڑ کا نام لبنان تھا،لیکن عیسائی مشنریز نے وہاں تقریباً ڈھائی سو سال پہلے سے کام کرنا شروع کیا۔اس وقت یہ مسلم اکثریت کا علاقہ تھا،شام میں ہمیشہ مسلمانوں کی اکثریت رہی ہے۔شامی مسلمانوں کی دینی حمیت اور دینی روایات پر پختگی ہمیشہ سے مشہور ہے۔بڑے بڑے اہل علم،علماصلحاء بڑے بڑے محدثین سب شام میں پیدا ہوئے ،لیکن ڈھائی سو سال پہلے تین سو سال پہلے وہاں عیسائی مشنریز نے کام کرنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ ایسے طبقات جو مسلمانوں میں برابر کی سطح پر نہیں مانے جاتے تھے ان کو عیسائیت میں داخل کرنا شروع کیا۔ڈھائی سو سال کے دوران باہر کے عیسائی بھی وہاں آ کر بستے گئے۔وہاں بسنا اس لئے آسان تھا کہ لبنانی باشندے بھی خوب صورت گورے ہوتے ہیں عیسائی یورپ سے آنے والے بھی گورے ہوتے ہیں ،تو لونی التزام کی وجہ سے باہر سے آنے والوں کا پتہ نہیں چل سکتا۔پاکستان میں،سندھ میں اگر باہر سے لا کر سوانگریزوں کو بسا دیں تو سب کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ انگریز ہیں، پتہ چل جائے گا کہ یہ باہر سے آیا ہے،البتہ لبنان جیسے علاقے میں ۲۵،۳۰ سال کے بعد پتہ نہیں چلے گا کہ فلاں کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔

اس طرح عیسائی مشنریز نے عیسائیوں کو باہر سے آہستہ آہستہ لا کر یہاں بسانا شروع کیا۔آس پاس کے قرب وجوار سے مصر سے لبنان سے شام سے عراق سے ترکی سے جو عیسائی ہوتا گیا اسے لا کر بساتے گئے،اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لبنان میں عیسائیوں کی آبادی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ۲۵،۳۰ فی صد ہو گئی۔جب یہ ہو گیا تو انہوں نے لبنان کو ایک الگ ملک بنا دیا اور الگ ملک بنانے کے بعد اس ملک میں اختیارات کی تقسیم یہ کی کہ اس میں اتنے فیصد عیسائی ہوں گے،اتنے فی صد شیعہ ہوں گے،اور اتنے فی صد سنی مسلمان ہوں گے،اوران کے درمیان تقسیم کار یہ ہوگی کہ صدر مملکت ہمیشہ عیسائی ہوگا وزیر اعظم شیعہ ہوا کرے گا یا سنی مسلمان،اور پارلے منٹ کا اسپیکر فلاں مسلمان ہوا کرے گا۔اس طرح عملاً انہوں نے لبنان کو ایک عیسائی مملکت بنا دیا۔

اس کے بعد عیسائیوں کی جتنی بھی مشنریز سرگرمیاں عرب دنیا میں ہیں وہ ساری کی ساری لبنان سے منظم ہوتی ہیں۔امریکن یونی ورسٹی بیروت کی وہاں ہے، جتنے عیسائی یونی ورسٹی ،کالج اور اسکول لبنان میں بنے اتنے عرب دنیا میں نہیں بنے،اور وہاں سے بیٹھ کر انہوں نے پوری دنیا میں مسلم دنیا میں،عرب دنیا میں سیکولرازم اور لامذہبیت اور عرب نیشنل ازم کو فروغ دیا۔سب سے زیادہ عرب

نیشنل ازم پر اور مسلم امت کے تصور کے خلاف جو لٹریچر چھپا، وہ ۹۰ فی صد لبنان سے چھپا، اور عیسائی پادریوں کے ہاتھوں چھپا، عربی ادب کے نام پر، قصے کہانیوں کے نام پر، لٹریچر کے نام پر، کہانیوں کے، صحافت کے نام پر جتنے بڑی صحافی عرب دنیا میں سیکولرازم کے علم بردار پیدا ہوتے وہ سارے کے سارے لبنان سے پیدا ہوتے۔اب اندازہ ہوتا ہے کہ لبنان کو کس کام کے لئے تیار کیا جا رہا تھا، کیوں ایسا ہو رہا تھا اس سے پتہ چلا کہ جو کام وہ کرنا چاہتے ہیں اس کی وہ کئی سو سال پہلے منصوبہ بندی کرتے ہیں۔اوران کے ذہن میں کام کرنے کا ایک مکمل نقشہ کام شروع کرنے سے پہلے موجود ہوتا ہے۔..........................(جاری ہے)

حواشی

ا۔آل عمران:۱۳ ۲۔یوسف:۱۱۱

نئی کتاب

علامہ ڈاکٹر محمد رضوان نقشبندی صاحب کے دینی واصلاحی، علمی وفکری

مقالات و مضامین

ناشر: علیمیہ پبلشرز......کراچی......0322-2402692

برائے رابطہ: جامعہ انوارالقرآن گلشن اقبال بلاک ۵ کراچی

رفیق الخطباء والعلماء والطلباء

تالیف: مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب

صفحات ۱۷٦ قیمت ۲۰۰ روپے

ناشر: جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستانِ جوہر ۱۵ کراچی